ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

JAGRAON

نمبر ۳۶ | مطبوعہ ۴ ستمبر ۱۸۹۰ء بروز پنجشنبہ | جلد ۱۸

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ؍

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک ۔ عہ

"دو کاپی سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ

"ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی۔ ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

ہمعصر سنگھ سہائے امرت سر اپنے دو پچھلے پرچوں میں کسی قدر عیسائیوں پر منہہ آنے اور چھیڑ کرنے لگا ہی۔ چنانچہ بہرہ واقعات صفحہ اوّل کالم تین میں لکھا ہی کہ "عیسائی لوگ باوجود تعلیم یافتہ ہونیکے مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں یہاں کے لوگ تعلیم پاکر خدا سے بھی منکر ہو جاتے ہیں جبکہ عیسائی لوگ تعلیم یافتہ ہوکر خلاف قانون قدرت کی باتوں کو نہیں چھوڑتے تو ہمارے اَن پڑھ آریہ لوگ اپنے آباو اجداد کے قاعدوں اور اعتقادوں سے کیوں منحرف ہوتے ہیں" یہہ عجیب مہمل عبارت ہی جسکے سمجھنے کو راقم کی تفسیر ضرور ہی۔ شاید بدیں وجہہ کہ ابھی اخبار نویسی میں پکے نہیں ایسی عبارت بہرہ واقعات میں بھرتی کردی ہی۔ تاہم جو مطلب اسکا ہماری سمجھ میں آیا ہم اسکا مختصر جواب دیتے ہیں اول کہ آپ کو کچھ علم تواریخ سے واقف ہونا ضرور ہی تاکہ معلوم ہو کہ عیسائیوں نے جو ابتدا میں جاہل اور وحشی مطلق تھے اسی انجیلی تعلیم کی بدولت کہ "خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہی کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے" تعلیم یافتہ ہوکر جہان کے علوم و فنون حکمت و حکومت اخلاق و دولت میں وہ ترقی حاصل کی ہی جسکی نظیر تواریخ دنیا میں نہیں پائی جاتی ہی۔ آپ ان باتوں کو خلاف قانون قدرت جانکر اُنسے چھوڑانے کی خواہش رکھتے ہیں۔ مگر نہیں جانتے کہ قانون قدرت کی حد کیا ہی۔ کیا آپنے قانون قدرت کو دریافت کرلیا ہی؟ کیا آپ یہہ نہیں جانتے کہ قانون قدرت کا قادر مقنن اُسکا غلام نہیں بلکہ مالک اور آقا ہی اور جن باتوں کو آپ خلاف قانون قدرت سمجھتے ہیں وے فوق الخلقت ہیں جنکے دریافت کرنے میں آپکی عقل محدود و نارسا اور قاصر ہی۔ آپکے اَن پڑھ یا پڑھے لکھے آریہ لوگ خدا سے تو منکر نہیں لیکن اپنے آبا و اجداد کے قواعد و عقاید سے اسلئے منحرف ہوتے جاتے ہیں کہ انجیلی روشنی نے اُنکے آبا و اجداد کے تاریک کاموں اور خطرناک رسم و رواجوں کو انپر ظاہر کر دیا ہی اور آپ اس انقلاب کو روک نہیں سکتے بجز اسکہنے کے "کچھہ نہ بس میرا چلا میں ہاتھ مل کے رہگیا" آپ اور کیا کرسکتے ہیں۔ لیکن پینے کی کیل پر ذرا سمجھ کر لات مارنا چاہیئے +

گذشتہ ہفتہ میں ہمیں مسیحی منادوں کے مجمع میں جانیکا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ ایک انبوہ کثیر گرجا کے سامنے جہاں ہر روز وہ انجیلی وعظ ہوا کرتا فراہم ہی اور ایک محمدی طالب علم ہیڈ مسیپل بورڈ سکول لودیانہ واعظ کے ساتھہ حجت و تکرار اس امر پر کر رہا ہی کہ انجیل میں محمد صاحب کی بشارت و خبر موجود ہی اتنے میں واعظ نے

ایک اُردو کی انجیل اُسکو دیکر کہا اگر محمد صاحب کی کچھ خبر اسمیں ہو تو نکالو - اُس نوجوان نے یہہ کہکر کہ گو یہہ انجیل محرف ہو تو بھی اسمیں اُنکی خبر موجود ہو اور فوراً یوحنا کی انجیل کا چودھواں باب ۳۰ - آیت نکالکر دکھلا دی کہ تو پڑھو یہہ محمد کی خبر ہو - مضمون آیت میں مسیح نے اپنے شاگردوں کو فرمایا ہو کہ "آگے کو تم سے بہت باتیں نہ کرونگا کیونکہ اِس دُنیا کا سردار آتا ہو اور مجھ میں اُسکی کوئی چیز نہیں" اُس شخص کی سمجھ میں دُنیا کا سردار محمد سے مراد تھی - ہم کو اُسوقت خیال گذرا کہ افسوس محمدی لوگ کتب مقدسہ کے محاورات اور مطلب ومعنوں سے کسقدر بے بہرہ ہیں - اِس آیت کو تیس چالیس برس گذرے بعض محمدی مولویوں نے محمد صاحب کی نسبت سمجھا تھا مگر جب اُنہیں معلوم ہوگیا کہ دُنیا کے سردار سے مراد انجیلی محاورہ میں شیطان ہو تو اُنہوں نے اسکو ترک کیا چنانچہ حکیم محمد حسن صاحب امروہی مصنف ہائیکورٹ آسمانی وہشت کونسل نے محمدیوں کی اِس غلطی کو تسلیم کیا اور اپنی تصنیفات مذکورہ بالا میں صاف لکھا ہو کہ بیشک دُنیا کا سردار شیطان سے مراد ہو - ہم جانتے تھے کہ زمانہ کی ترقی پذیر رفتار کے ساتھ محمدیوں کے پُرانے خیالات بھی ترقی کرتے جاتے ہونگے لیکن اِن باتوں کو دیکھتے ہوئے ہمان آتش درکاسہ موجود پائی جاتی ہو - بقول ڈاکٹر فنڈر صاحب مرحوم ہم تو محمد صاحب کے حق میں ایسا لفظ کہنا نہیں چاہتے لیکن اگر محمدیوں کی یہہ مرضی ہو کہ اِس خبر کا مصداق محمد صاحب کو ٹھہرا دیں تو اُنہیں اختیار ہو - دیکھئے یہہ ہی الفاظ انجیل یوحنا ۱۲ - ۳۱ - آیت میں موجود ہیں لکھا ہو کہ "اب اِس دُنیا کی عدالت کی جاتی ہو اب اِس دُنیا کا سردار نکالدیا جائیگا" شاید اُنکو اِس لفظ سردار نے دھوکہ میں ڈالا ہو مگر اسپر کچھ خیال نہیں کہ مسیح خداوند نے فرمایا کہ "مجھ میں اُسکی کوئی چیز (یعنی گناہ) نہیں ہو - افسوس ہو کہ ہمارے زمانہ کے نوجوان طالب علموں پر وہی مثل صادق آتی ہو کہ "تمام رات پیسا اور چپنی بھر اُٹھایا" جہاں سوئی رکھنے کی جگہہ نہیں وہاں مُوسل ٹھونکنا چاہتے ہیں - کاش مسیح کی جلالی انجیل کی روشنی اُنپر چمکے اور وے یوحنا (نبی) کی گواہی پر کہ "دیکھو خدا کا برہ جو جہان کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہو" ایمان لاویں اور نجات ابدی حاصل کریں +

ضمیمہ دھرم جیون مطبوعہ ۱۷ - اگست میں بجواب ست دھرم پرچارک متضمن استغاثہ پنڈت اگنی ہوتری صاحب وآریہ اپڈیٹران کو معافی دینے کے ایک مضمون ہماری نظر سے گذرا جسکے بعض جملوں پر غور کرنے سے ہمکو بڑا تعجب معلوم ہوتا ہو کہ شاید دیو دھرم کے پیروان بھی آجکل کے اُن محمدی مفسروں اور شارحین کی رائے کو واجب التسلیم سمجھ بیٹھے ہیں جو اُنہوں نے اسلام کے نقائص وعیوب کو چھپانے اور مٹانے کے لئے اِس چودھویں صدی میں ایجاد کی ہو - چنانچہ ضمیمہ مذکور کے ۳ صفحہ ۳ کالم میں لکھا ہو کہ "حضرت محمد صاحب کے وقت میں باقاعدہ عدالتیں ہی کونسی تھیں - ہاں عدالتیں نہیں تھیں اسی لئے اُنہیں اپنی اور اپنے پیرؤں کی حفاظت کے لئے تلوار اُٹھانے کی ضرورت پڑی" گویا بجز ڈیفنسیو (خود حفاظتی) کے آنحضرت یا اُنکے پیرؤں نے اوفنسیو (حملہ آور) طور پر تلوار نہیں اُٹھائی - اگر آپ غزوات وجہادات محمدی کی تواریخ سے آگاہ ہوتے تو ہم یقین کرتے ہیں کہ ایسا فقرہ کبھی نہ لکھتے کہ "حفاظت کے لئے تلوار اُٹھانیکی ضرورت پڑی" جناب من یہہ ہی تعلیمیں تو بقول ایک مصنف کے اسلام کے کیڑے ہیں جنہوں نے اُسکی زندگی کو گھن لگا کمزور کر دیا اور اگرچہ اِس ترقی وتعلیم یافتہ زمانہ میں محمدی علما اسلامی تعلیموں مثلاً کثرت ازدواج - جہاد بردہ فروشی - طلاق وغیرہ پر طرح طرح کے حاشئے (سو بھی انجیلی اشاعت کے اثر سے) چڑہاتے ہیں اور انواع عذر اُنکی نسبت پیش کرتے ہیں مگر متن قرآن وسنت بانی اسلام کو بدل نہیں سکتے - لیکن آپکا اِن عجیب مفسروں کی رائے کی پیروی کرنا مقام حیرت ہو - شاید آپکا مطلب یہہ ہو کہ سبھوں کو راضی رکھنا مگر اِس سے کامیابی کی اُمید موہوم ہو - مگر یہہ معلوم ہوتا ہو کہ آپکے اخبار کا کاپی نویس کوئی محمدی شخص ہو کہ مسیح کے نام پر عم - اور محمد کے نام پر صلعم جو ایک مخصوص محمدی طریق کتابت ہو استعمال کیا گیا ہو - اُمید ہو کہ اسکی وجہ سے بھی مطلع فرمائینگے +

ایک ہمعصر لکھتا ہو کہ کلکتہ کے پادری اِس امر کی درخواست دیجیوالے ہیں کہ ہندوؤں میں بچپن کی شادی کی رسم حکماً اُٹھا دیجائے - کوئی پوچھے کہ ہنود کی رسم ورواج میں پادریوں کو دخل دینے سے کیا کام" ہم اپنے ہمعصر کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ آپنے شیخ سعدی کا یہہ قول تو ضرور سُنا ہوگا - ؎

چو کارے بفضولے من بر آید
مرا در وے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا و چاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

واضح ہو کہ پادری صاحبان یوروپ وامریکہ سے یہہ معلوم کرکے کہ ہندوستان میں بت پرستی اور اسکی مذموم منتج رسومات جنسے نہ صرف خرابی وعذاب اُخروی اِس ملک کے لوگوں کا حصہ ہوگا بلکہ دنیوی فلاح وبہبود حاصل کرنے میں بھی قاصر ومحروم رہینگے بشدت وکثرت موجود ہو - اِس دور ودراز ملک میں اپنے وطن مالوف ودوست وآشنا عزیز واقربا کو چھوڑ کر اسی لئے آتے ہیں کہ ہندوستان کے باشندوں کی روحانی وجسمانی ودینی ودنیوی باتوں میں ترقی واصلاح ظہور میں آوے اور جو باتیں رسوم ورواج یہاں ایسی جاری ہیں کہ جو صلاح وفلاح عام باشندگان ملک میں ہارج اور سدراہ ہیں رفع ودفع کی جائیں - اُمید جیسے ہمیشہ پادری صاحبان ایسی باتوں کا نوٹس لیتے آئے

مضرت افزا نتایج سے گورنمنٹ کو مطلع کرتے ہیں اور گورنمنٹ نے بھی جو سچی اور دانا و منصف اور بہی خواہ رعایا ہے اُن باتوں پر بخوبی غور و لحاظ فرما کر مضر رسمیات کو مسدود و موقوف کرنے میں اپنی فرمانروائی و معدلت پیرائی کا پورا اظہار کیا ہے خواہ وے باتیں مذہبی یا پولٹیکل یا سوشیل ہوں۔ مثلاً رسم ستی جو ایک خوفناک مذہبی رسم تھی یا جگناتھ کے رتھ کے تلے کچل کر مر جانیکو ہندو لوگ حصول نجات کا باعث سمجھتے تھے۔ یا جیسے ہندو عورات اپنے نوزائیدہ بچوں کو گنگا میں ڈبو دیتی تھیں کہ پہلا پھل گنگا کو نذر چڑھانے سے وے کثیر الاولاد ہوں وغیرہ وغیرہ جب پادری صاحبان نے ان مذموم رسمیات کا نوٹس لیا اور گورنمنٹ کو مطلع کیا تو انکا انسداد ظہور میں آیا اگرچہ آپ کے ہم خیال لوگوں کو ایسا کرنا ناگوار گذرا اور کہا کہ پادریوں کو ہندوؤں کے رسم و رواج میں دخل دینے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر دیکھئے آج اُس ضرورت کی قدر و منزلت منصف مزاج لوگوں پر کیسی ظاہر و ہویدا ہو گئی ہے۔ اسیطرح آئندہ نسلوں پر جبکہ وے کم سنی کی شادیوں کے ذکر اور اُنکے مضر نتیجوں مثلاً ایک یازدہ سالہ لڑکی کا اُسکے خاوند کے وحشیانہ سلوک سے فوراً ہلاک ہو جانا یا ایسی باتیں کہ ۳۵ برس کے مرد نے نو مہینے کی شیرخوار لڑکی سے شادی کی ہندوستان کی تواریخ میں پڑھینگے تو ظاہر ہو گا کہ پادری صاحبان کا ہندوؤں کی اِن رسموں میں دخل دیکر انکو مسدود کرانا نہایت ضروری اور مفید کام تھا۔ افسوس کہ تعصب مذہبی ہمارے بعض ہمعصروں کو اُنکے فرایض منصبی (اخبار نویسی) ادا کرنے میں کسقدر مانع ہے! +

غور طلب

دیکھو میں چور کی مانند آتا ہوں مبارک وہ جو جاگتا اور اپنی پوشاک کی خبرداری کرتا ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ننگا پھرے اور لوگ اُسکی شرم دیکھیں ۔ مکاشفات ۱۶ - ۱۵

مواسلات

انجیلی پہلی بشارت

نمبر پنجم ہم

(سلسلہ کے لئے دیکھو نورافشاں نمبر ۳۴ جلد ۱۸)

جب ہمارے پہلے والدین آدم اور حوا سے حکم عدولی سرزد ہوئی اور وے دوزخ کے سزاوار ہو گئے عین اسی وقت خدا نے رحم کر کے اپنی بڑی محبت سے اُنکو انجیلی پہلی بشارت جو اُنکے اور اُنکی اولاد کیواسطے تھی کہہ سُنائی اور حوا کو فرمایا کہ میں تیری نسل اور سانپ کی نسل میں دشمنی ڈالونگا۔ تیری نسل سانپ کے سر کو کچلیگی۔ اور سانپ کی نسل تیری نسل کی ایڑی کو کاٹیگی۔ یہہ وعدہ عورت کی نسل سے نسبت رکھتا ہے نہ آدم کی نسل سے اور کلام الہی میں سانپ سے شیطان مراد ہے دیکھو مکاشفات کا ۲۰ باب ۲ آیت " اور اُسنے اُس اژدہے کو جو پُرانا سانپ ہے یعنی ابلیس اور شیطان کو پکڑا اور ہزار برس تک جکڑ رکھا۔" آدم اور حوا اس انجیلی اوّل بشارت پر ایمان لائے اور گناہ کی سزا اور شریعت کی لعنت سے یعنی موت کے دوم اقسام سے نجات یافتہ ہوئے اور موت کے تیسرے قسم سے راستبازوں کی قیامت میں خلاصی حاصل کرینگے وے گناہ کر کے موت کے تحت میں آ گئے تھے مگر خدا نے اپنی پاک روح کی تاثیر سے ایمان کے وسیلہ اُنکو نوزادگی عنایت کی یہہ روحانی زندگی کا قسم یا درجہ اول تھا اور پھر اِس خاکی قالب کو چھوڑنے کے بعد وے فردوس میں جا رہے یہہ اس نئی زندگی کا قسم یا حالت دوم ہے۔ اور اَب وے بھی اطمینان سے اپنے خالق و مالک کے قول کے منتظر ہیں کہ اُنکی روحیں قیامتی غیرفانی جلالی جسموں میں ملتبس ہو کر ابدالآباد جلال اور آرام میں خدا کے حضور اُسکی محبت میں ترقی کرتی جائینگی ✠

اَب ہم اُس انجیلی پہلی بشارت کیطرف توجہ کرتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں کہ آدم اور حوا کو عورت کی نسل سے کیا مفہوم ہوا۔ یہہ الہام کا شروع تھا اور وے اِس دھندلا سا الہام سے کیا مفہوم کر گئے؟ آدم اور حوا سمجھ گئے کہ اُنکی اولاد میں سے ایک ایسا آدمی پیدا ہو گا جو اُنکے دشمن سانپ کا سر کچلیگا۔ چنانچہ جب انکا پہلوٹا بیٹا قائن پیدا ہوا تو حوا نے خوشی کے جوش سے میں آ کر کہ خدا کا قول پورا ہوا یوں بلند آواز سے کہا کہ " میں نے وہ مرد خدا سے پایا۔" اِس سے صاف ظاہر ہے کہ وے ایک ایسے شخص کے منتظر تھے جو اُنکا مخلص ہونیوالا تھا۔ البتہ یہہ اُنکی غلطی تھی کہ اُنہوں نے خیال کیا کہ یہہ ہمارا پہلوٹا بیٹا وہی مرد موعود ہے کیونکہ اُنکا بیٹا تو آدم کے تخم سے تھا۔ اور آدم کی نسل تھا نہ حوا کی نسل۔ عورت کی نسل سے مراد ہے کہ وہ نسل موعود عورت سے پیدا ہو گا لیکن سلسلہ تناسل کے قاعدہ کے برخلاف ہو گا یعنی آدم کے تخم سے نہیں بلکہ عورت سے پیدا ہو گا جو مرد سے واقف نہیں یا صاف لفظوں میں یوں کہیں کہ وہ نسل موعود کنواری سے پیدا ہو گا۔ وہ نسل موعود انسان ہو گا مگر گناہ سے خالی و مبترہ و منزہ کہ آدمی کے تخم سے اور سلسلہ تناسل کے قاعدہ سے علیحدگی کے یہی معنی و مراد ہے کہ آدم اور اُسکی تمام نسل گناہ آلودہ ہے گناہ سے کوئی خالی نہیں ایک بھی نہیں۔ یہہ ایک نہایت ضروری امر ہے کہ وہ نسل موعود گناہ سے قطعی خالی و مبترہ اور منزہ ہو ورنہ وہ گناہگاروں کا مخلص نہیں ہو سکتا ہے کہ ایک بیمار دوسرے بیمار کو کیونکر شفا بخشے۔ شفاعت کے بیان میں ہم خوب واضح و روشن کرتے ہیں کہ یہہ ایک محال مطلق ہے کہ گنہگار گنہگاروں کا مخلص و ضامن ہو کہ وہ نہ شفاعت کر سکتا ہے اور نہ اُسکی شفاعت خدا کے

نزدیک معقول ٹھہرتی ہے پس نہایت ضرور تھا کہ وہ نسل موعود بے گناہ ہو تاہم انسان ہونا بھی نہایت ضروری امر تھا۔ کہ یہہ نہایت لازم و مناسب ہے کہ گنہگار انسانوں کا ضامن و سرو سردار انسان کی ذات رکھتا ہو کہ اُنکے جسم اور خون میں شراکت رکھتا ہو۔ چنانچہ عبرانیوں کے خط کے ۲ باب میں اور بعض اور مقامات میں مذکورہ بالا ضرورت خوب ظاہر و روشن ہے۔ اور مندرجہ ذیل نوشتے غور کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ "پس جس حال کہ لڑکے گوشت اور خون میں شریک ہیں ویساہی وہ بھی انہیں شریک ہوا تاکہ موت کے وسیلے اُسکو جسکے پاس موت کا زور تھا یعنی شیطان کو برباد کرے اور انہیں جو عمر بھر موت کے ڈر سے غلامی میں گرفتار ہو رہے تھے چھوڑا دے کہ وہ البتہ فرشتوں کا نہیں ساتھ دیتا بلکہ ابرہام کی نسل کا ساتھ دیتا ہے اس سبب سے ضرور تھا کہ وہ ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے تاکہ وہ اُن باتوں میں جو خدا سے نسبت رکھتیں لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کرنیکے واسطے ایک رحیم اور دیانتدار سردار کاہن ٹھہرے کہ جس حال کہ اُسنے آپ ہی امتحان میں پڑکے دُکھ پایا تو وہ اُنکی جو امتحان میں پڑتے ہیں مدد کر سکتا ہے۔" (خط عبرانیوں کو ۲ باب ۱۴ سے آخر تک) "کیونکہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری سستیوں میں ہمدرد نہ ہوسکے بلکہ ایسا جو ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا پر اُسنے گناہ نہ کیا۔" (خط عبرانیوں کو ۴ باب ۱۵ آیت) اس سے ثابت ہوا کہ ضرور تھا کہ وہ نسل موعود پورا انسان ہو یعنی انکا بھائی اور اُنکی ذات اور خصلت رکھتا ہو مگر قطعی گناہ سے مُبرّہ و منزّہ ہو۔ ان شرطوں کو پورا کرنے کے واسطے نہایت ضرور تھا کہ وہ نسل موعود کنواری سے پیدا ہو ورنہ شرائط مذکورہ ہرگز ثابت نہ ہونگی +

خدا انسان کو ۴ طریقوں میں پیدا کر سکتا ہے (۱) بغیر باپ اور ماکے جیسا اُسنے آدم کو پیدا کیا (۲) بغیر ماکے جیسا اُسنے حوا کو پیدا کیا (۳) بوسیلے باپ اور ما کے جیسے کل آدمزاد پیدا ہوتے ہیں (۴) بغیر باپ کے فقط ما سے۔ اب اگر بغیر باپ ماکے اُس نسل موعود کو پیدا کرے تو وہ گنہگاروں کا بھائی نہیں بلکہ اُنسے بالکل علیحدہ ٹھہرا اور اُنکا ضامن نہیں ہوسکتا کہ ضرور ہے کہ گنہگاروں کا ضامن اُنکے گوشت اور خون میں شریک ہو کیونکہ شکست یافتہ انسان فقط انسان کی ضمانت و شفاعت سے بحال ہوگا۔ ورنہ اُس انسان کے سر پر کوئی فرض و قرض نہیں ہو کہ اُنکے بدلے اپنی جان دیکر اُنکی شفاعت کرے اور نہ وہ گنہگاروں کے ساتھ ہمدردی کا قرضدار و ذمہ دار ہو۔ اگر بغیر ماکے پیدا کیا جائیگا یعنی باپ سے تو وہ عورت کی نسل نہ ٹھہرا۔ آدمی کا تخم اُسمیں موجود ہوگا اور وہ بھی گنہگار ٹھہرا اور شفاعت کے قابل نہ ہوا۔ اگر باپ اور ما دونوں سے پیدا کیا جاوے تو دونوں کی نسل قرار پائیگا فقط عورت کی نسل نہیں اور عوام الناس پر کچھ فضیلت نہیں رکھتا اور ہرگز ہرگز گنہگار کا شافع نہیں ہوسکتا۔ باقی رہا ایک طریقہ یعنی بغیر باپ کے فقط ما سے پیدا ہو سو اجتک تجربہ میں نہیں آیا تھا اسلئے کہ خدا ظاہر کرے کہ یہہ طریقہ بھی میری قدرت اور اختیار میں ہے اُسنے اسی طریقہ سے اُس نسل موعود کو برپا کیا۔ نیز اسلئے کہ گناہ کا آغاز عورت سے ہوا تھا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح و بحالیت بھی عورت کے وسیلے ہی برپا کیجاوے۔ اور اس لئے کہ عورت اس خیال سے مایوس نہ ہوجاوے کہ چونکہ میرے سبب سے گناہ دنیا میں داخل ہوگیا ہے میں نہایت بد اور کمبخت مخلوق ہوں میرے لئے کچھ اُمید باقی نہیں۔ رحیم خدانے بڑی محبت سے اظہار کردیا کہ عورت ہی وسیلہ ہوگی تمام بزرگی و سرفرازی کا تمام اصلاح اور بحالی کا تمام معافی اور نوزادگی کا غرض عورت کی نسل سے نجات برپا ہوگی +

وہ نسل موعود بے گناہ ہوگا یعنی خدا ہوگا کیونکہ ہم ثابت کرچکے ہیں کہ خود آدم اور اُسکی تمام اولاد گناہ آلودہ ہے لہذا سوال کیا جاتا ہے کہ یہہ نسل موعود کون ہے جو آدمی ہے تاہم بے گناہ ہے جواب یہہ ہے کہ بلاشبہ یہہ کامل انسان خدا کامل ہے یعنی خدا مجسم عمانوایل ہے کہ خدانے پاک انسانیت کو قبول و اختیار کیا ہے اور کہ اُس نسل موعود میں کامل خدا اور کامل انسان کا اتحاد ہوا یہی سچا اوتار ہے کہ اوتار کی تعریف یہی ہے کہ کامل خدا اور کامل انسان کا اتحاد ہوا اور گناہ اُسمیں ہرگز ہرگز موجود نہ ہو +

پھر اُس انجیلی پہلی بشارت میں مرقوم ہے کہ وہ نسل سانپ کے سر کو کچلیگی۔ صاف ظاہر ہے کہ سانپ سے مراد وہ شیطان و ابلیس جیسا ہم نے اُوپر کلام الہی سے ثابت کیا ہے پس مطلب اسکا یہہ ہوا کہ وہ نسل سانپ یعنی شیطان کے سر کو کچلیگی یعنی اُسپر غالب ہوگی۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ آدم اور اُسکی تمام نسل گناہ آلودہ ہے یعنی وے سب کے سب شیطان کے مغلوب ہیں کہ جو گناہ کرتا ہے شیطان کا غلام ہے اور نیز یہہ بھی جانتے ہیں کہ آدم اپنی بے گناہی کی حالت میں بھی شیطان پر غالب نہ ہوا بلکہ مغلوب ہو گیا اور بعض فرشتگان بھی اُسپر غالب نہ ہوئے بلکہ مغلوب ہوکر اُسکے ساتھی اور شریک ہوگئے پس یہہ نسل کون ہے کہ اُسکا سر کچلیگا یعنی اُسپر غالب آویگا؟ اول یہہ کہ وہ بے گناہ ہوگا دوم یہہ کہ شیطان پر غالب ہوگا صاف و روشن طور ظاہر کرتے ہیں کہ وہ کامل خدا اور کامل انسان ہوگا۔ اگر یہہ نہیں تو ہم نہیں جانتے کہ اُسکے معنی اور مطلب کیا ہوسکتا ہے +

پھر یہہ بھی اُس بشارت میں شامل ہے کہ سانپ اُسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ یعنی شیطان اُسکو ضرور دکھ اور تکلیف پہنچائیگا یعنی جب وہ گنہگاروں کا عوضی و ضامن اور شفیع ہوگا اور الہامی کلام کے بموجب وہ اُنکے گناہوں اور خطاؤں کو اپنے اوپر لیلیگا تو ضرور گناہ کی مزدوری اور شریعت کی لعنت اُسپر پڑیگی یعنی وہ ضرور موت کے حوالے کیا جاویگا۔ اگر وہ مرکے قیام حاصل نہ کرتا تو

اور دوں کیطرح شیطان اور موت کا مغلوب ہوتا لیکن وہ تو ضرور مُردوں میں سے قیام پاگیا اور تیسرے روز جی اُٹھا اور زندہ آسمان پر صعود کر گیا پس وہ شیطان پر غالب ہوا اور نجات مکمل ہوئی کہ جو گناہ اور موت کی قید میں گرفتار ہیں اگر اُس نسل سے پیوند و پیوستہ و متعلق ہو جاویں ہرگز ہلاک نہ ہوں بلکہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں ✠ (باقی پھر) راقم پادری سی اُپل۔

مسیحی اُردو شاعری

شاعرانہ لن ترانی اَور ہی

اور مسیحی خوش بیانی اَور ہی

آج کل اُردو شاعری پر نور افشاں میں کوئی نہ کوئی نوٹ دیکھنے میں آتا ہی۔ شاید اسکی وجہ یہہ ہوگی کہ سفیر صاحب جو نور افشاں کے ایڈیٹر ہیں شاعر بھی ہیں چشم بد دور میری یہہ تحریر گلدستہ سفیر کے مقابل رکھکر دیکھی جاوے تب البتہ صداقت و مبالغہ میں امتیاز ہو سکتی ہی۔ بندہ نے تو قلمی نسخہ گلدستہ سفیر دیکھ لیا ہی۔ جس سے یہہ خیال بندھا ہی۔ خیال رکھنا چاہئے کہ ہمارے مسیحی شاعر جو کچھ لکھیں تھوڑا ہی۔ اور بجا ہی۔ کیونکہ اُنکے اشعار کے مضامین صداقت پر مبنی ہیں۔ اور وے اپنی تحریر کے ثبوت میں الٰہی حقیقتیں کلام الٰہی سے پیش کر سکتے ہیں۔ مگر ہو جب تحریر ایڈیٹر نور افشاں ہم نہیں جانتے کہ محمدی شعرا اپنی تحاریر و اشعار کے اثبات میں کیا دلایل پیش کر سکتے ہیں۔ سوائے اسکے کہ بیہودہ لن ترانیوں سے کفر کے کلمات قلم سے نکالتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ اور عبداللہ کے بیٹے کا درجہ اللہ کے ساتھ ایک کرتے ہیں۔ جو صاف شرک اور کفر ہی۔ تعجب ہو کہ دعویٰ توحید کا۔ مگر افسوس کہ اپنے جھوٹے اشعار میں عربی نبی کو خدا بنا لیتے ہیں !! اور اُن صفات سے اسکو موصوف کرتے ہیں۔ جنکا اُس کو کبھی دعویٰ بھی نہ تھا جو درحقیقت عقلاً و نقلاً محال ہی ✠

ان دنوں میری نظر سے ایک منظوم رسالہ گلزار خلد مطبوعہ قنوج گذرا عجیب بے سر و پا بے معنی اشعار ہیں۔ انمیں سے چند اشعار ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذیل میں لکھتا ہوں۔ نیز ساتھ مسیحی شاعری کا مقابلہ بھی کئے دیتا ہوں۔ اگر کوئی محمدی صاحب محمدی شاعری کے ثبوت میں قرآن کی آیت پیش کریں تو مشکور ہونگا۔ اگر ضرورت ہوگی تو ہم مسیحی شاعری کے ثبوت میں خدا کے کلام انجیل کی حقیقتیں پیش کرینگے۔ بلکہ ایسی ایسی صداقتیں پیش کرینگے کہ جنکو ہمارے مسیحی بھائی آجتک نظم میں لا ہی نہیں سکے ✠

مسیحی شاعری

از غذائے روح

مسیحا نور یزداں ہی کوئی بھید اُسکا کیا جانے۔

وہ جانے یا خدا جانے اُسے کیا دوسرا جانے۔

یسوع ہی جسکا ستایشگر آپ ہی داؤد۔

یسوع ہی جسکے ثنا خواں ہیں حضرت موسیٰ۔

فزوں ز حیزہ تحریر ہی ثنائے مسیح۔

محامد اُسکے ہیں بیروں ز حیطہ احصا۔

یسوع ہی ماحئی عصیاں یسوع ہی چشمہ فیض۔

یسوع ہی کلمۂ یزداں یسوع ہی ابن خدا۔

یسوع ہی زینۂ فضل خدائے ذوالاکرام۔

یسوع ہی مُسلّم عرش خدائے جلّ و علا

آپکی شان سے افلاک کی ہی شان و ہی۔ سجدہ کرتے ہیں ہی

آپ کونین کے افسر ہوئے سردار ہوئے۔ کل کے مختار ہوئے

مسیحا کیوں خدائے پاک کو تم سے جدا سمجھوں

دکھائی تم میں ہیں انداز شان کبریا دیتے۔

وہی مالک قیامت کا وہی مختار محشر کا۔

کرے اقرار خلق اللہ کہ وہ مختار کا نی ہی

کسکی تعریف یہہ گاتے ہیں ملایک ملکر۔

لیے افلاک یہ ہیں مُرغ خوش الحان پیدا۔

اُسی سے تجلی ستاروں نے پائی۔

اُسی سے فروغ مہ آسماں ہی۔

محمدی شاعری

از گلزار خلد

محمد سے صفت پوچھو خدا کی !!!۔

خدا سے پوچھ لو شانِ محمد !!!۔

موسیٰ بھی پیغمبر تھے اور عیسیٰ بھی پیغمبر

پر شان تیری صلِ علیٰ اَور ہی کچھ ہی۔

احمد میں احد میں نہیں جھگڑا ہی دوئی کا۔

اے واعظو میں نے تو سُنا اور ہی کچھ ہی۔

احمد میں احد میں نہیں کچھ بحث ہی ناصح۔

اِس میم کے پردہ میں چھپا اَور ہی کچھ ہی۔

جو تجھے ہی فلک پر ہی تجھیں ناز مسیحا۔

یہاں قرب میں اقرار ہوا اَور ہی کچھ ہی۔

وہ جھب وہ پھبن حور میں غلماں میں نہیں ہی۔

حقا تیرے جنون کی ادا اَور ہی کچھ ہی۔

ملتے نہیں ڈھونڈھے سے بھی محشر میں محمد ✠

اَب ولیہ میرے حشر بپا اور ہی کچھ ہی۔

یہہ شور تھا معراج کی شب حور و ملک میں۔

اللہ کے محبوب کے دیدار کو دیکھو۔

بخشا فروغ ذرہ خاک رسول نے

پہلے یہہ نور مہر سر آسماں نہ تھا۔

✠ اب فرمایئے شرک میں کچھ کسر باقی ہی۔ کہاں ہیں محمدی واحدانیت کے مدعی ابن عبداللہ کو خدا بنا دیا جوئت پرستوں کے گھر پیدا ہوا ✠ واعظ

۶ آپ لوگ اُنکی تلاش میں بھٹکتے پھروگے۔ اب بھی وقت ہی قیامت اور زندگی مسیح ہی ۵ کیا مُردوں کو زندہ جس نے اپنے حکم سے نور اور قیامت انکو سمجھیں اور انکو ہم تعاقب سمجھیں ✠ واعظ

وہ ہو شانِ خدا۔ وہ نشانِ خدا۔ وہ زبانِ خدا۔ فرمانِ خدا
دیکھتا ہو شوکتِ حضرت سلیمان کی طرف
وہ ہو جانِ خدا۔ قربانِ خدا۔ جو نہ سمجھے خدا۔ وہ بشر ہی نہیں
کس حقارت سے ملازم آپکے دربار کا۔

راقم

بہشتِ احمدی کا وہ نہیں خواہاں مسلمانوں
مسیح کے گھر کی واعظ کو فقط دیوار کافی ہے

گورداسپور

۲۲- اگست کو ایک جوان بنام بابو منگل سنگھ* قریب ۸ بجے صبح کے اس دُنیا فانی سے گذر کر عالم جاودانی میں پہنچ گئے۔ آپ گھونڈا ظفروال ضلع گورداسپور کے باشندے تھے تین سال ہوئے کہ گورداسپور کے پادری کالڈول صاحب سے بپتسمہ پایا اور ایک دوست کی تحریک سے امرتسر چرچ مشن میں جاکر ملازم ہو گئے اور ڈاکٹر ایچ۔ ایم کلارک صاحب کے ماتحت صرف امرتسر ہی میں نہیں بلکہ مختلف دیہات میں بھی ڈاکٹری کے متعلق کام کرتے رہے۔ اب کچھ دنوں سے بیمار ہو کر یہاں پر آگئے تھے مگر بیماری دن بدن بڑھتی گئی اور ہسپتال میں رہنا پڑا۔ اُنکی والدہ باوجود ہندو ہونیکے برابر ہسپتال میں اُنکے ساتھ رہتی رہی۔ اور خدمت بھی بقدر مقدور کرتی رہی۔ یہاں کے مسیحی بھی اُنکی خبر لیتے رہے اور وقتاً فوقتاً نقد وغیرہ سے امداد بھی دیتے رہے۔ بلکہ گذرنے سے صرف ایک روز پہلے پادری کلیمٹ صاحب اور پادری عبداللہ صاحب اور مسٹر گوس صاحب سیکنڈ ماسٹر بورڈ سکول گورداسپور نے ہسپتال میں جاکر اُنکے ایمان کا حال دریافت کیا تو جواب دیا کہ گویا اُسوقت وہ مسیح مصلوب کی گود میں بیٹھکر باتیں کر رہا تھا۔ پادری عبداللہ صاحب نے دعا کی اور مریض کو تسلی دی ✚

ڈاکٹر کالورام صاحب ہوسپٹل اسسٹنٹ نے بھی معالجہ میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا تھا مگر خدا کی مرضی کے آگے انسان کا علاج کیا کر سکتا ہے ✚

مرحوم کی والدہ نے بوقت نزع اُنسے کہا کہ بیٹا اب تو رام کا نام لے۔ کیا عیسیٰ موسیٰ کر رہا ہے۔ تو جواب دیا کہ رام کون ہے۔ اب ایسے آدمیوں کا میرے سامنے ذکر نہ کر۔ دیکھ مسیح مصلوب کا پیار کہ میرے لئے گود پھیلا رکھی ہے۔ پاس کے لوگوں نے بڑھیا سے کہا کہ اب اسے کچھ مت کہہ۔ بس اتنا کہنا ہی تھا کہ جان پرواز کر گئی ✚

چونکہ مرحوم ایک مسافر تھا اسلئے یہاں کے مسیحیوں نے چندہ کرکے اُنکی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا اور پادری کلیمٹ صاحب کے لڑکوں نے بکس کو نہایت خوبی سے سجایا ✚

شام کو صندوق گرجا میں لایا گیا اور پادری کلیمٹ صاحب نے ایوب ۷ باب ۹ آیت پر ایک مختصر مگر بہت ہی پُراثر وعظ کیا۔ سامعین علاوہ مسیحیوں کے کوئی ایک سو سے زیادہ ہونگے۔ بعد وعظ کے لاش ایک چوپہیہ گاڑی پر رکھکر سٹیشن کے قبرستان میں لیجاکر دفنائی گئی۔ اور مرحوم کی والدہ کو کرایہ وغیرہ دیکر واپس روانہ کیا گیا ✚ راقم

* کلانوری نہیں بلکہ جالندھری۔

منقولات

مُعاملات افغانستان

انگریزی اخباروں میں امیر عبدالرحمٰن خان کی گورنمنٹ انگریزی کی نسبت مخالفانہ رفتار پر آرٹیکلوں کا برابر سلسلہ جاری ہے۔ پایونیر جو ممالک مغربی و شمالی میں نصف سرکاری اخبار مشہور ہے اُسنے بھی حسب معمول ایسے فقرات پیچیدہ اسبارہ میں لکھے ہیں کہ اُنسے بھی امیر کے ناراض ہوجانیکا سراغ ملسکتا ہے۔ اخبار سول و ملٹری گزٹ کی تحریر سے تو اس واقعہ کی صاف صاف صداقت ہو گئی ہے کہ امیر برٹش ریلوے کی وسعت افغانستان میں نہیں چاہتے ہیں مگر ہمارے نزدیک مارننگ پوسٹ مطبوعہ ۲۰ ماہ اگسٹ میں جو آرٹیکل امیر کابل کی برٹش تعلقات کی نسبت چھپا ہے اُس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ امیر سخت ناراض ہو گئے ہیں اور یہہ ناراضی اور مخالفت اُس درجہ تک پہنچنے والی معلوم ہوتی ہے کہ آئندہ موسم سرما میں اگر جنگ ہو جائے تو تعجب نہیں۔ اگرچہ مارننگ پوسٹ کا آرٹیکل امیر کے ناراض ہوجانیکی نسبت اُنہیں وجوہ پر مبنی ہے جنکا ذکر ہم اپنے پرچہ میں سابقاً کر چکے ہیں مگر اُسنے روس و انگلستان کے باہمی سمجھوتہ کے مسئلہ پر چند الفاظ میں اشارہ کیا ہے وہ کوئی جدید مسئلہ نہیں ہے۔ مُدت سے یہہ خیال چلا آتا ہے کہ جب کبھی سرحدی پیچیدگیاں پیدا ہونگی تو سب سے پہلے اسی مسئلہ کے مطابق عمل ہوگا۔ کہ شیر و خرس اپنی اپنی حاجتوں اور خواہشوں کے مطابق جسم افغانستان سے حصہ لینے کے مستحق ہونگے۔ مارننگ پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ افغانستان میں مشہور ہو رہا ہے کہ روس و انگلستان رفتہ رفتہ افغانستان کو ہضم کر جاینگے۔ اور یہہ تقسیم اُسی طریق سے ہوگی۔ جیسے کہ ایک زمانہ میں پولینڈ کی تقسیم آسٹریا و جرمنی و روس کے درمیان ہو گئی تھی۔ یا اس زمانہ میں براعظم افریقہ کے حصے بخرے فرانس و انگلستان و جرمنی میں باہم ہو رہے ہیں۔ افاغنہ کا یہی بیان ہے کہ غلزیوں کا گذشتہ غدر انگریزوں کی تحریک سے ہوا تھا۔ اور فیروز کوہیوں نے جو غدر حال میں کر رکھا ہے وہ روسیوں کے اشتعالک سے ہے۔ روس نے اُنکو اسلحہ اور روپیہ سے

امداد دی ہے۔ اور روسی خفیہ جاسوسوں نے اُنکو بھڑکا کر آمادہ کر دیا ہے اس سے افغانوں کا یہہ مطلب ہے کہ یہہ دو نو سلطنتیں چاہتی ہیں کہ اس پردہ میں افغانستان کی روح قبض کر کے اُسکے مردہ جسم کی تکا بوٹی تقسیم کریں۔ یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نہ ایک زمانہ میں افغانستان خواہ باہمی طور پر تقسیم ہو یا رقیبانہ اور معاندانہ حیثیت سے انگلستان و روس دونوں ضروری ضروری مقامات کو اپنے اپنے قبضہ میں کرینگے مگر موجودہ حالت میں تو افغانوں کا یہہ خیال واقعات سے صحیح ثابت نہیں ہوسکتا کہ روس وانگلستان میں کوئی باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جسکے عملی نتایج پیدا ہو رہے ہیں یا پیدا ہونیوالے ہیں۔ روس وانگلستان کی باہمی صلح سے تو افغانستان کی قسمت کا تصفیہ ظاہری واقعات سے نہیں معلوم ہوتا۔ البتہ یہہ پیشنگوئی ہوسکتی ہے کہ اگر اب افغانستان کے معاملات میں الجھاؤ پیدا ہوا تو انگلستان و روس کے سرحدی تعلقات اُس ملک سے ایسے ہو رہے ہیں کہ بغیر کسی دوستانہ مصالحت کے روس و انگلستان دونوں اُس حق کے حاصل کرنے میں کوشش کرینگے کہ جسکا مستحق قدرت نے انکو بنا رکھا ہے۔ مارننگ پوسٹ نے تو آنیوالے موسم سرما میں ایسے وقت کو تجویز کیا ہے اور ہماری رائے میں بھی جبکہ امیر نے حضور وایسرائے کے مشورہ کو تسلیم نکیا اور خشک جواب پر ٹالنا چاہا ہے اور بمقابلہ انگلش گورنمنٹ کے روس کے مداح ہیں۔ اور افغانستان میں یہہ غلط فہمی پیدا ہو رہی ہے کہ افغانستان کی تقسیم کا روس وانگلستان نے انتظام کیا ہوا ہے تو کیا عجب ہے کہ مارننگ پوسٹ کی رائے کے بموجب وہ وقت قریب آن پہنچا ہو جسمیں کہ امیر حال اپنی اور اپنے ملک کی قسمت کے خود ہی فیصلہ کرنیوالے ہوں۔ اخبار مارننگ پوسٹ کی یہہ رائے قابل تائید ہے کہ امیر عبدالرحمن خان روس وانگلستان کی رفتار کی نیرنگیاں دیکھ رہے ہیں اور یہہ خیال بھی اسکا صحیح ہے۔ کہ امیر کی حکومتی حفاظت برٹش گورنمنٹ کے سایہ اقتدار میں بخوبی ہوسکتی ہے۔ مگر دیکھئے امیر آیندہ برٹش گورنمنٹ کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں آج کل اخباروں میں تو اس چرچے کے سوا اور کوئی چرچہ نہیں کہ امیر اور حضور وایسرائے سے بگڑگئی ہے +

کوہ نور

واقعات اور رائیں

فی الحال لنڈن میں جو انٹرنیشنل پیس (قومی صلح) کانفرنس کی مجلس فراہم ہوئی تھی تمام ریفارمران دُنیا کی توجہ اُسکی طرف رجوع ہوئی ہے۔ بہت سے پرجوش اشخاص نے فکرمندی سے اس کانفرنس کی تقریروں پر لحاظ کیا ہے۔ لیکن برعکس اُن نامور اشخاص کے جنکے نام فہرست حاضرین میں دیکھے گئے اور جو اُسپر غور و فکر کرنے میں شامل ہوئے گمان غالب نہیں کہ اس مجلس سے کوئی سریع تاثیر اس دُنیا کی گورنمنٹوں اور رؤسائے عظام پر پیدا ہوگی۔ درحالیکہ یوروپ و امریکہ میں پیس کانفرنس کی مجلسیں فراہم ہوتی ہیں طاقتہائے یوروپ جنگی مستعدی میں اپنی بری و بحری افواج کو بڑھا رہی ہیں۔ یورپ میں ہر ایک گورنمنٹ کے لوگ ان افواج کثیر اور روز افزوں اخراجاتی بحری افواج کو سپورٹ کرنیکے لئے بھاری ٹیکسوں سے زیر بار ہو رہے ہیں۔ اگر ایک ملک اپنی فوج میں ایک یا دو رجمنٹوں کو بڑھاتا ہے تو اور سب طاقتیں ضرور ایک اور افزود کرتی ہیں۔ اگر ایک گورنمنٹ ایک نیا جنگی جہاز تیار کرتی ہے تو اسکی ہمسایہ گورنمنٹ اسکو شکی نظر سے دیکھتی اور بالمقابل اپنے بحری بیڑوں میں اضافہ کرتی ہیں اور یوں صلح کی غرض کے حیلے سے برابر جنگی تیاریاں جاری ہیں۔ جبکہ پیس کانفرنس کا اثر تمام طاقتوں کے ہتھیار کھلوا ڈالے۔ اور ٹیکس زدہ لوگوں کو محض بلا ضرورت ٹیکسوں سے نجات دے تب وہ فی الحقیقت صلح کے اس مقصد کو پورا کریگی کہ جس سے دوامی صلح قایم رہے +

انڈیاس بنگ فوک

صلیب کیواسطے تیار۔ دین عیسوی کے ابتدائی ایّام میں ایک رومی قیصر نے دارالسلطنت میں ایک عالیشان کولوزیم (تماشہ گاہ) تعمیر کرنیکا ارادہ کیا۔ ایک نوجوان میر عمارت مقرر کیا گیا جسنے اس مہم عظیم کو انجام دینے کا ذمہ لیا۔ یہہ عمدہ اور نادر عمارت ٹھیک وقت پر اختتام کو پہنچی۔ جب جلسہ کا دن آیا شہنشاہ کے حضور میں ہزارہا آدمی فراہم ہوئے۔ لیکن اُن ساہو کے درمیان جنمیں یہہ عمارت تعمیر ہوئی یہہ نوجوان مستری دین عیسوی سے مشرف ہو گیا۔ یہہ بات قیصر کو معلوم نہ تھی جسنے اُس جم غفیر کے ساتھ مستری مذکور کو ہر ایک اعزاز کے تاج پہنانے سے سرفراز فرمایا۔ اس جلسہ کے تماشوں میں ایک یہہ تھا کہ پانچ مسیحی نیم برہنہ کر کے بھوکے شیروں کے سامنے ڈالے جاویں شوقین ہجوم ان جنگلی جانوروں کے چھوٹنے اور مسیح کے پیرؤں کے پھاڑے جانے کے نظارہ کا منتظر کھڑا تھا۔ عین وقت پر اس نوجوان مستری کا چہرہ ایک قابل دید ملکی تصویر کی مانند نظر آیا۔ کیا وہ اب اپنے خداوند کا انکار کریگا؟ ایک نادیدنی وجود اُسکے پاس موجود تھا۔ جو کلمات مضبوطی و طاقت اُسمیں پھونک رہا تھا۔ نوجوان یکایک کھڑا ہو کر ایک ایسے لہجے سے کہ جس سے تمام مجمع تھرا گیا پکارا "میں بھی مسیح کا پیرو ہوں اور اُسکے خاطر ایذا سہنے کو تیار ہوں!" فوراً اُس کے سر سے وہ خوشنما تاج اُتارا اور پھاڑا گیا اور اُس نوجوان کو شیروں کے درمیان لعنت و نفرین کی بوچھار کے ساتھ پھینکا گیا۔ کیا ہم میں سے کوئی مسیح کے لئے ایسا کر سکیگا؟ یا کہ ہم اپنے دوستوں کی ملامت و حقارت کے مارے اسکو چھوڑ بھاگینگے؟ +

مشنری اخبارات میں مستورات کی اکثر فارن مشنری سوسائیٹیاں مندرج رجسٹر ہیں۔ انمیں سے تیرہ گریٹ برٹن میں ہیں جنکی آمدنی ۱۸۹۵ء میں ۴۶۸۰۰۰ پونڈ تھی۔ اور نوکینڈا میں جنکی آمدنی ۱۶۸۰۰ پونڈ ہو؛

ممالک متحدہ امریکہ میں ۳۹ باقاعدہ زنانہ سوسائیٹیاں معہ پچیس ہزار مددگار سوسائیٹیوں اور ۸۰۰۰ طوائف طفلان کے ہیں۔ ان مددگار سوسائیٹیوں میں پانچ لاکھ مستورات ممبر ہیں اور طوائف طفلان میں ۲۰۰۰۰۰ ممبر ہیں ۱۸۹۵ء میں ان سوسائیٹیوں کی کل آمدنی ۲۵۰۰۰۰ پونڈ تھی۔ یہہ سوسائیٹیاں ۱۲۰۰ زنانہ مشنریوں کو ۲۵۰۰ مستورات معلماؤں اور مددگاروں کو سپورٹ کرتی ہیں اور انکے چارج میں مختلف گریڈ کے ۲۵۰۰ سکول ہیں جنمیں ۶۰۰۰۰ طالب العلم ہیں؛ انڈین وٹنس

مسٹر بہرام جی مہروانجی کی ایک چٹھی اخبار ٹائمز میں شایع ہوئی ہو جسمیں وہ اُس اپیل کی سرگرمی سے تائید کرتے ہیں جو قانون شادی ہند کے بدلنے کی نسبت کیا گیا ہو۔ اخبار ٹائمز وحشیانہ دستور کے تغیر پر بہت زور دیتا ہو۔ اور کہتا ہو کہ دُلہن کو اختیار دیا جائے کہ عقد کو منظور یا نامنظور کرے۔ یہہ بحالی حق زوجیت کی تنسیخ کی تائید میں ہو اور اظہار کرتے ہیں کہ ہندو بیوہ کے ازدواج ثانی میں جو جابرانہ رکاوٹیں پائی جاتی ہیں اُنکو دور کیا جائے۔ اخیر میں آرٹیکل کا منشا یہہ ہو کہ ان اصلاحوں سے گورنمنٹ کا اجتناب بمنزلہ انکار اُن فرائض کے ہوگا جو بطور احکام ہند نازل ہوئی ہیں؛

بقول ہمعصر ہندوستانی کے بعض لوگوں نے یہہ نہایت کمینہ خصلت اختیار کرلی ہو کہ ریاستوں میں جاتے اور آپ کو کسی اخبار کا ایڈیٹر مشہور کرکے رقمیں وصول کرتے اور مفت کی دعوتیں اُڑاتے ہیں۔ ہمعصر مہذب کا بیان ہو کہ ہم کو تو اس سے بھی زیادہ تجربہ ہوچکا ہو۔ بلکہ بعض لوگ اخبار کی قیمت بھی دھوکہ دیکر وصول کرلیتے ہیں؛

مہذب لکھنؤ رقمطراز ہو کہ ہمارا خیال تھا کہ اس مرتبہ عید الضحیٰ میں کسی مذہبی فساد کی خبر نہ سنینگے مگر افسوس ایسی کئی خبریں سُنی گئیں۔ اور سُنی ہی نہیں بلکہ موجودہ حالت اور نیز موجودہ خیالات کا موازنہ کرکے یہہ نتیجہ نکال لیا کہ جو لوگ یہاں کی قوموں کو ایک بتاتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ شاید کوئی اخبار نہ ہوگا جسنے اس بحث پر عمدہ آرٹیکل نہ لکھے ہوں اور ہندو مسلمانوں میں اتفاق کرنیکی کوشش نہ کی ہو۔ لیکن اُن تمام کوششوں کا نتیجہ یہی ہوا کہ ملک میں جوں جوں تعلیم ترقی کرتی جاتی ہو ووں ووں تعصب بھی بڑھتا جاتا ہو؛

جگادھری ضلع انبالہ اور علیگڈھ دو شہروں میں جو اس سال اس تعصب انگیز سین کے اسٹیج تھے اور جہاں ہندو مسلمان اکثروں نے خوب آزادی کے ساتھ دل کے پھپھولے پھوڑے دونوں جگہہ فساد کے نتیجہ میں ہندوؤں کی جانب سے مسلمانوں کو دھمکی دی گئی۔ کہ اُنسے لین دین بند کردیا جائیگا۔ بلکہ بند کردیا گیا۔ علیگڈھ گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مسلمان دودھ والوں کو انتہا سے زیادہ نقصان پہنچا۔ اور لطف یہہ کہ مسلمانوں کے ہاتھ بیچنے کی ممانعت نہیں بلکہ اُنسے کوئی چیز خریدنے کی ممانعت ہو۔ علیٰ ہذا القیاس جگادھری کے فساد کا بھی یہی نتیجہ ہوا؛

راولپنڈی میں ایک مُہلک حادثہ اس ہفتہ ہوا۔ ایک مٹی بیچنے والا شخص اپنا گدھا لیکر مٹی لینے کو گیا جس جگہہ سے وہ مٹی اُٹھانے لگا بہت نشیب میں تھی اور مٹی کا بہت سا ڈول اُسکے اوپر جُھکا ہوا تھا۔ جوں ہی وہ اجل گرفتہ مٹی اُٹھانے لگا بیشمار مٹی اُسکے سر پر آپڑی اور وہ وہیں معہ گدھے کے دبکر مرگیا؛

گورداسپور کی خبروں سے واضح ہوا ہو کہ ۱۸ تاریخ اگست کو آریہ سماج کے بعض ممبروں نے مسلمانی عقیدہ کے خلاف بازار میں کھڑے ہو کر وعظ کرنا شروع کیا۔ مسلمانوں نے اُنکے ایسا کرنیکی قباحتوں کو معلوم کرکے جنکا اندیشہ برپا ہونا قرین قیاس ہو نہایت دانائی کے ساتھ پولیس سے امداد چاہی اور پولیس نے فوراً مدد دی؛

راوی لکھتا ہو کہ گو ہماری عادل گورنمنٹ نے بردہ فروشی کو حکماً بند کرکے ملک کو آزادی بخشی ہو لیکن تاوقتیکہ لڑکیوں کا فروخت ہونا بند نہ کیا جاوے ہم یہہ بات کبھی نہ کہیں گے کہ ہند سے بردہ فروشی بالکل جاتی رہی۔ جائے غور ہو کہ ایک پندرہ سولہ برس کے سن کی لڑکی کا ایک ستر برس کے بوڑھے ضعیف کے ساتھ بوجہہ لالچ بیاہا جانا کیسی کچھہ بے انصافی میں داخل ہو۔ گو ہم ایسے موقع پر کئی ایک نظیریں پیش کرسکتے ہیں۔ لیکن نہیں چاہتے کہ کسی بھلے مانس کو نامزد کرکے بدنام کیا جائے۔ دوسرے عیاں راچہ بیان۔ آپ خیال فرماویں کہ کہاں تو لڑکی کی نوجوانی اور کہاں بوڑھے کی ڈھلتی عمر۔ پھر کیا ممکن ہو کہ ایسی جوڑی کی خوشی کے ساتھہ نبھے اور وہ عورت عمدگی و آرام سے زندگی بسر کرسکے؟ ہرگز نہیں۔ جہانتک ہم دیکھتے ہیں آخر یہی نتیجہ ظہور میں آتا ہو کہ وہ عورت کسی کے ساتھہ گناہ میں مبتلا ہو کر بھاگ جاتی ہو اور معزز رشتہ داروں کی عزت کو پامال کرتی ہو۔ اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو وہ عورت بے قصور معلوم ہوتی ہو۔ جب ہم یہہ بات دیکھتے ہیں کہ یہہ قباحت ہمارے ملک سے کیونکر دور ہوسکتی ہو۔ تو بجز اسکے کہ گورنمنٹ حکماً بند کرے۔ اور کوئی تدبیر نہیں بن پڑتی؛

بھارت سُدھار کا نامہ نگار (ن) درخواست کرتا ہو کہ لاہور کے سناتن دھرم والے اس بات کا تدارک کریں کہ ہندو عورتیں اپنے بچوں کے مُنہہ پر مسجد کے نمازیوں سے دم کروایا کریں۔ راوی کی رائے ہو کہ اگر سناتن دھرم اور آریہ سماج والے متفق ہو کر ایک کمیٹی اس بدرسم کے دور کرنے کے لئے مقرر کریں تو بہتر ہوگا۔ ایڈیٹر خیرخواہ کشمیر

اس کمیٹی کے ممبر بننے کو تیار ہیں +

قیصر الاخبار ناقل ہے کہ حال میں احمد آباد کے برہمنوں میں ایک بیوہ کی شادی ہوئی۔ لڑکی مسماۃ جھیربائی جسکی عمر اب اٹھارہ برس کی ہے اور جب اسکی پہلی شادی ہوئی تھی تو اسوقت اُسکی عمر پانچ برس کی تھی اور تین برس بعد وہ بیوہ ہوگئی۔ وہ اپنے بھائی کے ساتھ ایک گانوں میں رہتی تھی۔ اُسکے پڑوس میں ایک امیر آدمی مسمی مسٹر منچرام رہتا تھا جسنے اُس لڑکی کو شادی کا پیغام بھیجا اور دونوں موقعہ پاکر احمد آباد آگئے اور پولیس سے حفاظت کی درخواست کی اور شادی ہوگئی۔ اگرچہ لڑکی کے رشتہ دار سب ناراض تھے +

رفیق النسوان لکھتا ہے کہ لکھنؤ میں امسال بارش نے اپنا زور شور دکھایا۔ صدہا مکانات کو پیوند زمین بنایا۔ خدا کے فضل سے صحت اچھی ہے۔ دریائے گومتی کی طغیانی قابل دید ہے۔ صدہا بندگان خدا مکانات کے گر جانے سے خانہ بدوش ہوگئے پنڈت راج نراین وکیل و تعلقدار و رئیس محلہ کٹرہ بزن بیگ خان بتاریخ ۱۲۔ اگست اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ آدمی بڑے تجربہ کار تھے +

سراج الاخبار جہلم ناقل ہے کہ ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں قتل کی وارداتوں کی یہانتک کثرت ہو رہی ہے کہ یہہ ضلع سرحدی اضلاع کا بھی دادا ہوگیا ہے چنانچہ قصبہ اڑمر میں ایک عورت کی لاش کنوئیں سے برآمد ہوئی جسکے اشتباہ میں تین کھتری اور ایک برہمن فی کس ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر زیر تحقیقات ہیں۔ گڈھدیوالہ کے ایک کنوئیں سے ایک نوجوان کی لاش برآمد ہوئی ہے لیکن گل جانے کے باعث پہچانی نہیں جاتی۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ تھوڑے روز ہوئے کہ سردار بھگوان سنگھ رئیس بوڈھی پنڈ چند اشقیا کے ہاتھ سے مارا گیا قاتل زیر حوالات ہیں +

چھاؤنی نصیر آباد سے سننے میں آیا کہ چند روز ہوئے بازار میں ایک سُنار اپنے مکان کے پاس نیب کے درخت کے تلے سوتا ہوا قتل کیا گیا۔ چنانچہ نو زخم اسکے جسم پر تھے پنڈت پران کشن صاحب سب انسپکٹر پولیس شعبہ چھاؤنی پر یہہ الزام لگایا گیا ہے کہ اُنہوں نے اس مقدمہ میں عمداً قتل کو خودکشی قرار دیکر مقدمہ کو الٹ پلٹ کرنا چاہا۔ ڈاکٹر نے لاش کا معاینہ کرکے لکھدیا کہ یہہ زخم خودکشی کے نہیں ہیں انسپکٹر مذکور کی تبدیلی نصیر آباد سے نیا نگر کو کردی گئی۔ تحقیقات پر جو کچھ نتیجہ ہوگا ظہور میں آویگا +

جیپور میں عرصہ پندرہ بیس روز سے ہیضہ کا نہایت زور شور رہتی سُنا گیا کہ ایک روز ایک سو گیارہ اموات اسی مرض مُہلک سے ظہور میں آئیں۔ محلہ پُرانی بستی میں ایک گھر میں کل چھ آدمی تھے جنمیں سے پانچ اس مرض میں مبتلا ہوکر چلتے ہوئے۔ سُنا گیا ہے کہ راؤ صاحب منوہرپور کے سواران نے کسی شخص قوم مہاجن کو قتل کیا اور اُسکی لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے کسی کنوئیں میں ڈالدئے۔ مقتول کی عورت نے کونسل میں استغاثہ دایر کیا ہے جسپر پنڈت بشمبر دین صاحب نائب فوجدار تحقیقات کے لئے بھیجے گئے ہیں +

کلکتہ سے ایک جماعت معزز و برگزیدہ لوگوں اہل ہنود کی ولایت جانے کو تیار ہوئی ہے۔ وہ یہہ دیکھنا اور دکھانا چاہتی ہے کہ کیونکر اہل ہنود مذہب کے پابند رہ کر بھی اپنے مذہب کو پال سکتے ہیں۔ یورپ نہیں کہیں جانیکا اتفاق بضرورت یا خواہش ہو۔ اس جماعت کے ساتھ برہمن باورچی کام کرینگے +

ہائیکورٹ کلکتہ نے یہہ بات فیصل کی ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خُسر کے ایام زندگی میں بیوہ ہوجائے تو وہ اپنے خاوند کے والد کی جائداد سے نان و پارچہ حاصل کرنیکی مجاز ہوگی بشرطیکہ نیک چلن ہو۔ اور اُس بیوہ کے خُسر اور اُسکے ورثا کا فرض ہے کہ اُسکے گذارہ کا بندوبست کریں +

مُلکوں اور شہروں کی خبریں

آئرلینڈ میں آرنج و کیتھولک کے درمیان سخت فساد ہوا۔ مکانات مسمار کئے گئے سکول توڑے گئے اور چند جانوں کا بھی نقصان ہوا +

ہالنڈ کا جو کارخانہ منچسٹر میں تھا آتشزدگی سے خاک سیاہ ہوگیا۔ نقصان کا تخمینہ ایک لاکھ ۱۰ ہزار کیا گیا ہے +

فرانس سے ایسے گھوڑے زمرد آئے ہیں جو دراصل کانچ ہیں۔ بڑی بڑی تیز نظریں دھوکا کھا گئیں اسمیں لوگوں کو بڑی خبرداری کرنا ضرور ہے +

ولایت میں ایک نو ایجاد بندوق ایسی نکلی ہے جو ڈھائی منٹ میں ۳۵۰ فیر کرتی ہے +

ارض شام میں جو ریلوے جاری کی گئی ہے اُسکا ایک سٹیشن بیت المقدس (جو یروسلم ہے) قرار پایا ہے +

لنڈن میں جو ایک عظیم الشان کمیٹی قایم ہوئی ہے اُسمیں تقریر کی گئی کہ ہندوستان میں جسطرح رسوم ستی و بردہ فروشی مسدود کی گئی ہیں اسیطرح واجب ہے کہ شادی بیوگان کی رسم جاری کیجائے +

لنڈن ۲۰۔ اگست ہر مجسٹی ملکہ معظمہ نے دلیپ سنگھ کو معافی دیدی۔ اُنکے خاندان نے مجبور کیا تھا کہ حضور ملکہ معظمہ سے اپنے فعلوں کے لئے توبہ کریں +

اخبار عام لکھتا ہے کہ اہل اسلام و اہل ہنود کے باہمی فساد سنکر خیرخواہ ملک کا کلیجہ مُنہہ کو آتا ہے معلوم نہیں کہ چند روز سے اِن دونوں فرقوں میں کیوں دن بدن نفاق بڑھتا جاتا ہے +

الہ آباد پایونیر کا نامہ نگار لنڈن سے لکھتا ہے کہ اب بھی ممکن ہے کہ لارڈ ڈزلی دو سال کے لئے ہند میں سر فیڈرک رابرٹس کی جگہہ کام کریں +

قانون شادی ہند کی نسبت ایک کمیٹی مقرر ہوئی ہی جسمیں لارڈ نارتھ بروک لارڈ رپن مارکوئیس و مار کیونس آف ڈفرن کارڈنیل مینگ لیڈی ڈف سر مونیر ولیم سر ڈبلیو ہنٹر مسٹر دادا بھائی نوروجی شامل ہیں *

حضور قیصرہ ہند نے دلیپ سنگھ کو اس شرط پر معافی دی کہ وہ لاہور اور پنجاب کی نسبت اپنے دعاوی سے دست بردار ہوں سو دلیپ سنگھ بر اعظم میں رہینگے *

سرویہ نے بخوف آثار جنگ ایک لاکھ ۲۰ ہزار فوج زیادہ کی ہی - روس نے ۴۰ ہزار بندوق اور ۲۰ توپخانے بطور امداد سرویہ کو دئے ہیں *

سلطان روم کے تعلقات روس میں پھر خوف پیدا ہو رہا ہی کہ خلل شدید واقع ہو - یہہ خلل ایسا تشویش انگیز ہی کہ لڑائی کی آگ یورپ میں بھڑک اُٹھے تو کچھ تعجب نہیں *

بڑی تعجب کی بات ہی کہ برٹش گورنمنٹ نے کابل پر جو اعتماد کر رکھا تھا وہ غلط ثابت ہوا - اِدھر تو امیر عبدالرحمن خان نے سخت جواب لکھ کے حضور وایسرائے کو ناخوش کیا اُدھر روسی تجارت کو اپنی قلمرو میں ترقی دینے کی کوشش کی ہی *

قیصر الاخبار لکھتا ہی کہ زمانہ حال میں بہت سے بدمعاشوں اور رہزنوں نے فقیرانہ کپڑے پہنکر اِس لباس کی آڑ میں سخت جرایم کا ارتکاب شروع کر دیا ہی *

حیدر آباد کی ریاست میں ہنود بہ نسبت مسلمانوں کے تعلیم میں بہت پیچھے ہیں - اور وہاں پر ہنود کی آبادی مسلمانوں سے پانچ حصہ زیادہ ہی *

اودیپور میں ہیضہ کا زور ابھی تک چلا جاتا ہی - دو چار واردا تیں ہر روز ہوتی ہیں - ایک موچی کے ہاں ایک ہی دن میں گھر کے چار آدمی مرگئے - ۳۰ روز میں ۲۲۶ آدمی ہلاک ہوئے *

جودھپور کے مہاراجہ کرنل سر پرتاب سنگھ پرائم منسٹر سردار کو کرنل سر ایڈورڈ سابق ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کے گھوڑے سے گرنیکی خبر سنکر غش آگیا محبت اِس کو کہتے ہیں *

راجپوتانہ گزٹ ناقل ہی کہ اجمیر میں میلہ تالاب پر دو مالیوں میں تکرار ہوا ایک مالی نے دوسرے کے سر میں اِس زور سے لٹھ مارا کہ مضروب زمین پر گر پڑا اور مرگیا - ملزم گرفتار ہی دیکھئے کیا سزا پاے *

جیپور سے خبر آئی کہ وہاں آج کل ہیضہ کا بڑا زور ہی - بیس پچیس آدمی روز مرہ اِس مہلک مرض سے لقمۂ اجل ہوتے ہیں *

سرحد پر افواہ ہی کہ امیر کابل جہاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں - کابل میں ہتھیاروں کی سرگرم تیاری نے اِس افواہ کو تقویت دی ہی *

ارض روم کے فساد میں مسلمانوں نے ۲۰۰ عیسائیوں کو قتل اور زخمی کیا - حکام روم نے بھی مسلمانوں کی طرفداری میں بندوقیں سر کیں بڑا غضب ہی - انگریزی کانسل کا مکان مسمار کیا اسکا جواب طلب کیا گیا ہی *

جیکس نام ایک فرانسیس نے ۴۰ روز کا فاقہ ختم کیا - یہہ ایک دوائی کے زور سے تھا جسکے لئے روس ۱۰ ہزار روپیہ دیتا ہی مگر وہ نہیں بتاتا *

کلکتہ کشن گنج میں ایک شخص نے جذام کا علاج سانپ کے زہر سے کرنیکی کوشش کی مریض ہلاک ہوگیا مجرم کو صاحب سشن جج نے پانچ سال قید کی سزا دی *

کلکتہ میں کوشش ہی کہ گورنمنٹ ایسا قانون نافذ فرماوے کہ کوئی ہندوستانی اپنی لڑکی کی شادی تیرہ برس سے کم عمر میں نہ کرنے پاوے *

سیالدہ کے مجسٹریٹ نے ایک مسلمان کو ایک سال قید شدید کی سزا اس جرم میں دی کہ وہ ایک مسلمان لڑکی چودہ سالہ کو جسکے قرآن پڑھانے کے لئے وہ اسکے باپ کیطرف سے نوکر تھا لیکر بھاگ گیا تھا *

ایک شخص نے جو چنسرہ سے ہوڑا کو جاتا تھا اور نشہ میں چور تھا ایک غریب مسافر کے منہہ پر کاٹ کھایا - ہوڑا کے سٹیشن پر حوالہ پولیس کیا گیا - اور ڈپٹی مجسٹریٹ نے اسکو پچاس روپیہ جرمانہ یا دو ماہ قید کی سزا دی *

پونا علاقہ بڑودہ میں مزدوروں کو زمین کھودتے ہوئے ایک شاہی خزانہ ملا جو خبر ہونے پر سرکار نے لے لیا *

اخبار کرنیل مراد آباد لکھتا ہی کہ بریلی میں دن کو عملداری سرکار اور رات کو بدمعاشوں کی عملداری دیکھی گئی *

آگرہ کا ایک اخبار بقول کانپور گزٹ پولیس آگرہ کی اسقدر شکایت کر رہا ہی کہ ایسا انتظام خراب ہی کہ بدمعاش ترقی کرتے جاتے ہیں اور پولیس کو کچھ خبر نہیں *

کانپور گزٹ لکھتا ہی کہ کانپور میں پولیس رعایا کے ساتھ ایسی سختی سے پیش آتی ہی جسکا بیان کرنا بہت مشکل ہی کیونکہ جو بیان کرے وہ لاٹھیوں سے پیٹا اور مقدمہ میں پھنسایا جاوے *

مانٹ ضلع متھرا میں ۱۵ - اگست کو رات کے وقت ایک دیوانی گیدڑی آگھسی اور ہٹاتے ہٹاتے سترہ آدمیوں کو کاٹ کھایا جو ابتر حالت میں ہیں *

فیروزپور کی عدالت دیوانی میں ایک مقدمہ پیش ہوا ایک شخص نے اپنی جورو کو بعوض سو روپیہ کے گرو رکھ دیا - مقدمہ تو خارج ہوگیا - مگر افسوس کہ ایسے نالایق شخص کو کچھ سزا نہ ملی *

ریاست رامپور میں ایک کایستہ کلب قایم ہی - اصلاحی مسایل پر بحث ہوتی ہی - کایستہ کانفرنس اسکی مستقل اور ترقی کے خواہاں ہیں *

لاہور آریہ سماج کے اُن ممبروں نے جنپر کہ سادھوؤں کی کرتوت کی بابت جرمانہ ہوا تھا بابو چیٹرجی کی معرفت اپیل کیا ہی *

سراج الاخبار جہلم کا ایک نامہ نگار لکھتا ہی کہ گجرات (پنجاب) کے محکمہ منصفی میں شور مچا ہوا ہی۔ تمام رعایا محکمہ منصفی کے ظلم سے نالاں ہی۔ حکام بالا دست کی توجہ مطلوب ہی+

سرکاری دفتر راولپنڈی کے جس عیسائی کلرک کی بیوہ کے لئے اُس کے خاوند کی جگہہ تعینات کئے جانے کے واسطے زور سے سفارش کی گئی تھی وہ منظور ہو گئی ہی۔ یہہ تجویز نہایت عمدہ ہی+

فتح آباد ضلع امرتسر سے کوہ نور کا نامہ نگار لکھتا ہی کہ یہاں مسٹر واربرٹن کے چلے جانے سے چوریوں اور قماربازی کا بازار گرم ہی۔ پھر بدستور وارداتیں شروع ہو گئی ہیں+

سُنا ہی کہ قصبہ جاتلی تحصیل ڈسکہ میں ندی اٹک کے سیلاب نے بہت سے مکانات تقریباً سات سو منہدم کر دیئے۔ اور دو عورتیں چار مرد مکانات کے نیچے دبکر مر گئے+

انبالہ میں ہیضہ کا زور ہی۔ پانچ چھہ آدمی روزمرہ گذرتے ہیں۔ بعض آدمی کچہری میں کھڑے کھڑے گر پڑے۔ دیوانی کا کام بند ہو گیا ہی+

تار کی خبریں

سینٹ پیٹرسبرگ۔ ۲۴ اگست۔ کل شہنشاہ ولیم نے زار کے ساتھ ملاقات کی۔ جو دلی خیر مقدم اور تپاک سے پیش آئے+

لنڈن ۲۵ اگست۔ موسے بیگ رومی ملک سے جلاوطن کیا گیا+

لنڈن ۲۴ اگست۔ جنرل کیپراپی کو آرڈر آف سینٹ انڈریو کا تمغہ دیا گیا۔ لارا کتوبر میں برلن کو جائینگے+

لنڈن ۲۳ اگست۔ جدہ سے خبر آئی ہی کہ الطور میں اور ۲۷ اموات درج رجسٹر ہوئیں+

قسطنطنیہ ۲۴ اگست۔ معاملات آرمینا کی حالت نازک ہو رہی ہی۔ مسلمان مشتعل ہو کر مُسلح رہتے ہیں جس سے آرمینا والوں کو حملہ کا خوف ہی+

لنڈن۔ ۲۵ اگست۔ لارڈ سالسبری نے سلطنت عثمانیہ کے سرکلر کا یہہ جواب دیا ہی کہ برٹش فوج مصر کو نہیں چھوڑ سکتی۔ تاوقتیکہ ترقی کے کام مستحکم نہ ہو جائیں+

لنڈن۔ ۲۵ اگست۔ کیپ ٹون سے خبر آئی ہی کہ پرتگالیوں نے زمبیسی میں برٹش حدود کی طرف ٹامسن کی حملہ آور فوج پر بندوقیں سر کیں۔ اور شاید دریار بلنٹایرا اور جھیل کی رسائی بند کر دی ہی+

لنڈن۔ ۲۶ اگست۔ انگلستان میں سمندر کے کنارہ پر ایک بحری مقام مہاراجہ صاحب دلیپ سنگھ کی رہایش کے واسطے تجویز کیا گیا ہی۔ اور کہتے ہیں کہ ان کو معقول وظیفہ ملیگا+

لنڈن۔ ۲۷ اگست۔ ممباسا سے وکٹوریہ نینزا تک کل سے ریلوے کا کام شروع ہو گیا ہی+

مدراس۔ ۲۷ اگست۔ یہاں اموات کی تعداد اوسط سے دوبالا ہی۔ پچھلے ہفتہ ۱۲۹ اموات ہیضہ سے وقوع میں آئیں۔ مہاراجہ صاحب میسور جو تبدیلی آب و ہوا کے واسطے آئے ہوئے تھے وقت معینہ سے پہلے چلے گئے ہیں+

دہلی۔ ۲۷ اگست۔ دہلی کے قریب جو نگت مہتر بعض گوروں کا شکار ہوا تھا۔ کل اس کا مقدمہ ختم ہوا جو بیانات پہلے پولیس کے روبرو ہوئے تھے وہ ڈاکٹر اور واقعات کی شہادت سے برعکس ثابت ہوئے ہیں مگر موت کی وجہ کے بارہ میں ابھی بھاری شک ہیں جس سے غالباً سپاہی اور دیہاتی ہر دو بلوہ کے ملزم ٹھہرائے جاینگے کیونکہ مقدمۃ الذکر پر حملہ کا ہونا ثابت ہوا ہی+

شملہ۔ ۲۸۔ آج کونسل واضعان قانون کے اجلاس میں جنرل چسنی حضور ویسرائے کی عدم موجودگی میں پریزیڈنٹ ہوئے جو کسیقدر علیل ہی+

نئی کتابیں

"پرسبٹیرین کلیسا کا انتظام عدالت" جو سنڈ ہند کے حکم سے شایع ہوا۔ رومن اُردو میں۔ کپڑے کی جلد قیمت فی کاپی ۶/۰ محصولڈاک دو کاپیوں پر /۲+

"سوال و جواب مختصر" نئی طبع بحروف فارسی۔ کاغذ کے پٹھے جلد قیمت فی کاپی /۱ محصولڈاک دو کاپیوں پر /۲+

درخواست معہ قیمت بنام منیجر نور افشاں بھیجنی چاہئیں+

آج کل کون بکثرت ہی

مدرسوں میں وظیفہ خوار۔	شفاخانوں میں بیمار۔
پڑھے لکھے بے روزگار۔	مڈل پاس نوکری کے طلبگار۔
شریف قرضدار۔	اخباروں کے نادہندہ خریدار۔
جھوٹی خبریں لکھنے والے نامہ نگار۔	انجمنوں اور سوسائیٹیوں میں متعصب ممبر۔
گورنمنٹ کے درپردہ بدخواہ اخبار۔	کانگریس کے شایق حکومت مددگار۔

جواب

(۱) پاسٹر کی کلیسیا کو بڑی ضرورت ہی۔ اگر پادری ہی سب کام کر سکتے تو لفظ پاسٹر یا پاسبان کا کیوں استعمال کیا جاتا۔ دیکھو حزقیل کا ۳۴ باب۔ پھر یرمیاہ نبی کا ۲۳ باب ۴ آیت۔ پھر پہلے قرنتیوں کا ۱۲ باب ۲۸۔ آیت۔ پھر افسیوں کا ۴ باب ۱۱۔ آیت۔ اور بھی پاک کلام میں صدہا آیات ہیں جنسے پاسبان کا ہونا ایک امر ضروری ہی۔ اُنکے لئے جو

آسمانی دور میں دوڑتے ہیں +

جواب

(ب) پاک کلام میں لکھا ہے۔ آفتاب کا جلال اور ہے مہتاب کا جلال اور ہے ستاروں کا جلال اور ہے ستاروں کا جلال اور ہے +

اُمید قوی ہے کہ سائل اِن جوابوں سے تسلی پذیر ہوگا +

کمترین مسلہ از گوجرانوالہ۔

اطلاع

ہم ناظرین نور افشاں کو ایک شخص کے حال سے آگاہ کیا چاہتے ہیں جسنے ہمکو بڑا فریب دیا۔ یہہ آدمی دراز قد اور گندمی رنگ ہے۔ داڑھی مونچھ رکھتا اور نہایت غریب صورت ہے۔ ہمارے پاس ایک عورت اور بچہ کو لیکر آیا اور درخواست کی کہ میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں۔ ہم نے جواب دیا کہ کچھ عرصہ تک ٹھہرو تمکو عیسائی مذہب کی تعلیم دیجائیگی اور جب مذہبی تعلیم میں کچھ لیاقت حاصل کروگے تب تمکو بپتسمہ دیا جاویگا۔ قریب پانچ مہینے تک ہمارے پاس رہا اور ہمیشہ اپنے پوشیدہ تفکرات و توہمات میں مستغرق رہتا تھا خدا کا شکر ہو کہ اُسنے اِس گندم نما جو فروش کو بہت سے عجیب اسباب سے اپنی کلیسا میں شامل ہونے سے روکا اُسنے تو اکثر زور دیا کہ مجھکو عیسائی کرو لیکن ہماری تسلی نہوئی اسلئے اُسکو بپتسمہ نہ ملا۔ حال میں ہمپر ظاہر ہوا کہ جو عورت اُسکے ساتھ ہے وہ اُسکی منکوحہ نہیں ہے۔ وہ اُسکو نکال کر لایا ہے اور یہاں لاہور کی کلیسا میں عیسائی ہوکر بپتسمہ گزین ہونا چاہتا ہے۔ جب یہہ خبر پہنچی تو ہم نے اُسے بلا کر حال تحقیق کیا۔ پہلے تو اُسنے انکار کیا لیکن آخرکار اقرار کیا مگر دوسرے ہی دن چھپ کر بھاگ گیا۔ اِس تحریر سے ہمارا مقصد یہہ ہے کہ ہندوستانی اور یورپین مشنری اِس آدمی سے ہُشیار رہیں۔ کہیں اُنکو دھوکھا نہ دے۔ یہہ آدمی ضلع ہوشیارپور کا متوطن اور نوجوان ہے +

اخبار عام لاہور کا اشتہار

اخبار عام ۲۵ سال سے جاری ہے۔ آج کل ہفتہ میں تین بار چھپتا ہے۔ سالانہ قیمت معہ محصولڈاک مبلغ ۶ (چھہ روپئے) ہے اور بلا محصولڈاک مبلغ ۳ (تین روپئے) یکم اکتوبر ۱۸۹۰ء سے اسکے انتظام میں ترقی ہوگی۔ ایک "روزانہ اخبار عام" شایع ہوگا اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۱۲) ہوگی بلا محصولڈاک (۶) ایک "ہفتہ وار اخبار عام" ہوگا جسمیں کل ہفتہ کے پرچوں کے تمام مضامین اور خبریں درج ہونگی۔ اُسکی سالانہ قیمت معہ محصولڈاک (۲) ہوگی۔ بلا محصولڈاک (۱)

یہہ اشتہار اِس غرض سے شایع ہوا ہے کہ آج کل اخبار عام کا نمونہ دیکھنے کا جس صاحب کو شوق ہو وہ اطلاع دیں تو بلا قیمت ایک پرچہ روانہ ہوگا۔ اور آیندہ جس صاحب کو "ہفتہ وار اخبار عام" یا "روزانہ اخبار عام" میں سے جسکی خریداری کا منشا ہو اُس سے مطلع فرماویں کہ اُنکا نام اُسی رجسٹر خریداران میں درج کیا جاوے +

راقم مہتمم اخبار عام لاہور۔

ضرورت

ایک آزمودہ کار فوٹوگرافک پریسمین کی ضرورت ہے۔ چاہئے کہ درخواست کنندہ اپنے کام کے ہر ایک صیغہ میں تجربہ کار و ہوشیار ہو۔ درخواست بنام ڈاکٹر ولیم کلارک صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس اجمیر بھیجی جاوے +

المشتہر ڈاکٹر ولیم کلارک۔

لودیانہ

لودیانہ آریہ سماج کی کوششیں دربارہ تقرری (ہوم) برائے بیوگان و بدصوا بواہ سوسائٹی قابل تعریف ہیں۔ مؤخر الذکر سوسائٹی کی کوشش وسعی سے جو قریباً ایک سال سے قایم ہوئی ہے۔ ابتک چار بدصوا بواہ قوم برہمن و کھتری و بنیاں اور کلال کے ہوچکے ہیں۔ اگرچہ سناتن دھرمی ہندو اس کارروائی آریہ سماج کو پسند نہیں کرتے اور مخالفت پر کمربستہ ہیں لیکن وہ بہ زمانہ کی ترقی پذیر رفتار ایسے مفید پبلک امورات کو رواج و جاری کرنے میں مخالفت و مزاحمت کے خس و خاشاک کو برکنار کرتے ہوئے منازل کامیابی پر ضرور بالضرور فایز ہونگی۔ اسکے ساتھ ہی ہم ممبران سماج کو یہہ صلاح دینے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ وے اپنے خاندانوں کی بیوہ نوجوان مستورات کے عقد ثانی کرنے سے (بشرطیکہ خود بیوگان منظور کریں) عمدہ نمونہ سناتن دھرمیوں کو دکھلائیں اور اُن کا اعتراض منہہ بند کریں تو زیادہ تر اور سریع کامیابی ظہور میں آئیگی اور مخالفوں کو یہہ کہنے کا موقع نہ ملیگا ؎ ہر کہ اوزائے دیگران + ناصح خود بافتیم کم درجہاں +

عشرہ محرم کے روز یہاں ایک بڑا عبرت انگیز ماجرا وقوع میں آیا۔ میلہ دیکھنے کے بعد ایک پنجاہ سالہ شخص جو لوگوں کی نظر میں بڑا متقی و پرہیزگار تھا ایک بازاری عورت کے ہاں گیا اور ارتکاب گناہ کے بعد فوراً وہیں اُسکا دم نکل گیا۔ عورت نے جاکے پولیس میں اطلاع دی اور لاش برائے معاینہ ہسپتال میں بھیجی گئی جہاں پوسٹ مارٹم کیا گیا مگر کسی طرح کی زہرخورانی وغیرہ ثابت نہوئی لہذا عورت بری کیگئی اور لاش وارثان کو جلانیکے لئے دیگئی۔ سُنا ہے کہ جنسی مذکورہ سانس رُک جانیکے باعث سے موت واقع ہوئی۔ کیا وے لوگ جو بظاہر راستباز و کھلائی دیتے اور پوشیدہ گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں ایسے ماجرے سے عبرت حاصل نکرینگے۔

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم والی صاحب منیجر کے اہتمام سے چھپا +